UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education
Advanced Subsidiary Level and Advanced Level

URDU **8686/02**
9686/02

Paper 2 Reading and Writing

May/June 2004

1 hour 45 minutes

Additional Materials: Answer Booklet/Paper

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen on both sides of the paper.
Do not use staples, paper clips, highlighters, glue or correction fluid.
Dictionaries are not permitted.

Answer **all** questions.
Write your answers in **Urdu**.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.
You should keep to any word limit given in the questions.
At the end of the examination, fasten all your work securely together.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے۔

جواب لکھنے کی کاپی میں مہیا کی گئی جگہوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نمبر لکھیں۔

صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کریں۔

جواب لکھنے کے لیے مہیا کی گئی علیحدہ کاپی پر اپنا جواب اردو میں تحریر کریں۔

اسٹیپل، پیپر کلپ، ہائی لائٹر، گوند، کریکشن فلوئڈ مت استعمال کریں۔

لغت (ڈکشنری) استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

ہر سوال کا جواب دیں۔

اپنے جوابات اردو ہی میں لکھیں۔

جواب لکھنے کے لئے مہیا کی گئی علیحدہ کاپی پر اپنا جواب اردو میں تحریر کریں۔

اس پرچے میں ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں: [ ]

آپ کا ہر جواب دی گئی حدود کے اندر ہونا چاہیئے۔

اگر آپ ایک سے زیادہ جوابی کاپیاں استعمال کریں، تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے نتھی کر دیں۔

UNIVERSITY of CAMBRIDGE

StudentBounty.com

StudentBounty.com

Section 1

مندرجہ ذیل عبارت پڑھیے پھر دیئے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

اس بات کی میں ایک بار پھر وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میرا لاہور قیام پاکستان سے دو ایک سال پہلے اور پھر قیام پاکستان کے وقت کا لاہور ہے۔ قیام پاکستان سے پہلے کا لاہور مجھے خواب کی طرح یاد ہے۔ لیکن کچھ یادیں ابھی بھی بہت واضح ہیں۔

انارکلی میں داخل ہوتے ہی بائیں جانب ایک سکھ حلوائی کی دکان تھی۔ جس کی لسی بڑی مشہور تھی۔ اس زمانے کے لاہور کے ہوٹلوں یا ریستورانوں میں مجھے انارکلی کے نظام ہوٹل کے باہر لگا بڑا سا سائن بورڈ یاد ہے۔ یا پھر لاہور ہوٹل کے قریب ایک ہندو کا ہوٹل یاد ہے جس کے چبوترے پر تانبے کے بڑے بڑے گول پتیلے رکھے ہوتے تھے۔ بعد میں مجھے پتہ چلا کہ ایسے ہوٹل کو ڈھابہ کہتے ہیں، جو مجھے کوئی اچھا لفظ نہ لگا۔ چنانچہ میں نے کبھی اس لفظ کو استعمال نہیں کیا۔

گوالمنڈی میں قیام پاکستان سے پہلے ایک ہوٹل ہوا کرتا تھا۔ اس کا نام مجھے یاد نہیں۔ چوک گوالمنڈی سے اسلامیہ کالج کی طرف آئیں تو سرے پر یہ ہوٹل واقع تھا۔ اس کے باہر جلی حروف میں لکھا تھا: 'یہاں بیٹھ کر شراب پینے کی اجازت ہے۔' مجھے اس ہوٹل میں بیٹھنے کا اتفاق نہیں ہوا یا حسن اتفاق نہیں ہوا۔

فلیمنگ روڈ پر ایک چائے خانہ یاد آیا۔ چائے خانے کا مالک یہاں بوری پر بیٹھا چائے تیار کیا کرتا۔ دکان میں دو تین میز کرسیاں رکھی ہوتیں۔ اس ہوٹل کی مکس چائے بڑی ذائقے دار ہوتی تھی۔ اس زمانے میں ایسی ہی چائے چلتی تھی۔ خالص چیزوں کا زمانہ تھا۔ چائے بھی خالص ملتی تھی۔ دوسرے درجے کی چائے میں بھی ذائقہ اور خوشبو ہوتی تھی۔ اس زمانے میں اصفہانی کی سبز چائے بڑی عام تھی۔ ریستوران اور چائے خانوں کو اصفہانی کے ایجنٹ 'ڈسٹ' یعنی چورا چائے فراہم کرتے تھے جس کا رنگ کیتلی کے کھولتے پانی میں ڈالتے ہی نکل آتا تھا۔

قیام پاکستان کے بعد کے زمانے کا جو لاہور تھا اس کے سارے ہوٹل، سارے ریستوران مجھے آج بھی پوری طرح یاد ہیں۔ سب سے پہلے میں پاک ٹی ہاؤس کا ذکر کروں گا۔ پاک ٹی ہاؤس مال روڈ کی ایک بغلی سڑک پر واقع ہے جو نیلے گنبد کو جاتی ہے۔ جب میں پہلی بار وہاں گیا تو اس کی پیشانی پر انڈیا ٹی ہاؤس سیمنٹ کے انگریزی الفاظ میں لکھا ہوا تھا۔ پھر انڈیا کا لفظ توڑ کر وہاں سیمنٹ ہی سے پاک کا لفظ لکھ دیا گیا۔ یہ آج بھی ویسے کا ویسا لکھا ہوا ہے۔ میں اپنی یادوں کے البم کی پہلی ہی تصویر میں اس ٹی ہاؤس میں ادیبوں کو بیٹھے، گرمجوشی سے باتیں کرتے اور چائے پیتے، سگریٹ کا دھواں اڑاتے دیکھتا ہوں۔ یہ ۱۹۴۷ء ہی کا زمانہ تھا۔ صبح کے وقت اگر کوئی اور ادیب یا شاعر موجود نہ ہوتا تو میں چائے کی پہلی پیالی ٹی ہاؤس کے مالک علیم الدین صاحب کے ساتھ بیٹھ کر ہی پیتا تھا۔ علیم بڑے اہتمام سے چائے تیار کرتے۔ اس کی بنائی ہوئی چائے کا ذائقہ آج بھی میری روح میں محفوظ ہے۔ علیم نے کاؤنٹر پر ایک چھوٹا سا ریڈیو رکھا ہوتا تھا جس پر وہ لاہور سے فرمائشی گانوں کے ریکارڈ سنا کرتے۔ ریڈیو کی آواز بہت دھیمی ہوتی تھی۔ اس زمانے میں لاہور میں ٹیلی ویژن شروع نہیں ہوا تھا۔

StudentBounty.com

رجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کے معنی واضح ہوں۔

وضاحت کرنا۔ جانب ۔ درجہ ۔ گرمجوشی ۔ روح

[Total: 5 marks]

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیے۔

داخل ہونا۔ گرم جوشی۔ خالص۔ مالک ۔ دھیمی

[Total: 5 marks]

۳۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب اردو میں جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

(ہر سوال کے بعد دیئے گئے مارکس لکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے اور ۵ مارکس تک دیئے جاسکتے ہیں۔
کُل ۱۵ + ۵ = ۲۰ مارکس)

۱: اس مضمون کا مناسب عنوان کیا ہونا چاہیے؟ اور کیوں؟ [2]

۲: مصنف نے کیوں لکھا کہ قیامِ پاکستان سے پہلے کا لاہور مجھے خواب کی طرح یاد ہے؟ [2]

۳: ڈھابہ کسے کہتے ہیں؟ مصنف کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ [2]

۴: گوال منڈی کے چائے خانے سے مصنف کی کون سی یادیں وابستہ ہیں؟ [3]

۵: مصنف کی آزادی سے پہلے اور آزادی کے بعد کی یادوں میں کیا فرق ہے؟ صرف دو باتیں لکھیے۔ [2]

۶: پاک ٹی ہاؤس کے ساتھ مصنف نے اپنے جذباتی لگاؤ کا اظہار کیسے کیا۔ تفصیل سے بتایئے۔ [4]

[Total: 15 + 5 for language = 20 marks]

Section 2

ذیل عبارت پڑھیے پھر دیئے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

StudentBounty.com

لاہور میں میرا جمعے کا معمول یہ تھا کہ صبح سویرے اٹھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ نیچے جا کر میں چائے بناتا تھا پھر دوبارہ اوپر جا کر بستر پر لیٹے ہوئے چائے پیتا اور اخبار غور سے پڑھتا تھا۔ اس کے بعد میں غسل کرتا تھا اور پھر دو تین گھنٹے تک سفرنامے پر کام کرتا تھا اور پھر دوستوں کے نام خط اور ای میل لکھتا تھا۔

عام طور پر شام کے وقت میرے چند دوست مجھے لینے کے لیے آتے اور ہم باہر نکلتے۔ کبھی کبھی ہم انارکلی بازار یا کسی تاریخی مقام کی سیر کرنے جاتے یا کرکٹ کا میچ دیکھنے جاتے یا کسی ہوٹل میں چائے پیتے اور گپ شپ لگاتے۔ اس کے بعد ہم گاڑی میں بیٹھ کر کسی ریسٹورنٹ جاتے۔ آج کل لاہور میں کھانے کی سینکڑوں جگہیں ہیں، بازار کی ریڑھیوں سے لیکر بین الاقوامی ہوٹلوں کے عمدہ ریسٹورنٹ تک۔ گلبرگ جیسے علاقوں میں چینی ریسٹورنٹ عام ہیں، مگر ایسا لگتا ہے کہ نوجوان نسل کو روایتی کھانوں سے ہٹ کر جدید طرز کے کھانوں سے زیادہ رغبت ہے۔ ہر جگہ میکڈونلڈز جیسے برگر کے ریسٹورنٹ نظر آتے تھے اور میرے دوست مجھے برگر کھانے کی تاکید کرتے رہتے تھے۔ اور میں بڑی مشکل سے ان کی دعوت سے انکار کرتا اور کہتا تھا کہ 'جیسا دیس ویسا بھیس' آخر کار ہم نے ایک قسم کا سمجھوتا کر لیا کہ ایک ہفتے ہم سب میری پسند کا کھانا کھائیں اور دوسرے ہفتے میں ان کی پسند کا کھانا کھائیں۔

عام طور پر جب میری باری آتی تو ہم ایبٹ روڈ کا رخ کرتے وہاں پر بہت سارے چھوٹے ریسٹورنٹ ہیں جہاں اچھے مقامی کھانے ملتے ہیں۔ گردے مسالہ، کٹاکٹ، سری پائے اور بہت سے خوش ذائقہ کھانے۔ گرم گرم روٹیاں تندور میں سے نکلتی رہتیں جو مجھے سب سے زیادہ پسند ہیں۔ اور کھانے کے بعد ہم گوالمنڈی جاتے جہاں پر لاہور شہر کی لذیذ ترین لسّی کی دکان ہے۔ ہم دیر تک باتیں کرتے رہتے اور میرے اصرار پر مال روڈ پر واقع ایک چھوٹے سے ڈھابے جا کر چائے پی جاتی۔ آج کل تو زیادہ تر چائے اور دودھ الگ ملتے ہیں، مگر میں پرانی قسم کی مکس چائے پینے کا دیوانہ ہوں! اس چائے خانے کی ایک اور اچھائی یہ تھی کہ وہ رات کے بارہ بجے تک کھلا رہتا تھا۔

افسوس ہے کہ ان خوش گوار اوقات میں ایک منفی پہلو بھی تھا۔ اور یہ کہنا تعجب کی بات نہیں ہے کہ آپس میں بل کے پیسے ادا کرنے پر بحثیں ہوتی تھیں۔ مجھے خوب احساس ہے کہ پاکستانیوں کو مہمان نوازی پر بڑا فخر ہے اور میں بڑی مشکل سے ان کو سمجھانے کی کوشش کرتا تھا کہ 'میں تم لوگوں سے زیادہ پیسے کماتا ہوں تو انصاف کی بات یہ ہے کہ میں پیسے ادا کروں۔ لیکن وہ غصے میں آتے ہوئے کہتے کہ 'نہیں بھئی، تم ہمارے ملک میں مہمان ہو، ہم پیسے ادا کریں گے۔ آخر کار اس بات پر سب راضی ہو جاتے کہ باری باری سب پیسے ادا کریں گے!

ذیل سوالوں کے مختصر جواب اردو میں جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے ۔

(ہر سوال کے بعد دیئے گئے مارکس لکھے گئے ہیں ۔ اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے اور ۵ مارکس تک دیئے جا سکتے ہیں ۔
کُل ۱۵ + ۵ = ۲۰ مارکس)

۱: مصنف کا جمعے کے دن کا کیا معمول تھا؟ [2]

۲: مصنف نے محاورہ 'جیسا دیس ویسا بھیس' کیوں استعمال کیا؟ [3]

۳: اس عبارت میں ہمیں نوجوان نسل کے بارے میں کیا بتایا گیا ہے؟ [2]

۴: کھانوں کے متعلق مصنف کی پسندیدگی یا ناپسندیدگی کے بارے میں آپ کے کیا خیالات ہیں؟ [4]

۵: دوستوں کے درمیان بحث کی کیا وجوہات تھیں اور کیوں؟ تفصیل سے لکھیے ۔ [4]

[Total: 15 + 5 for language = 20]

۵۔ (الف) مندرجہ بالا دونوں اقتباسات کے حوالے سے پرانے اور آج کے لاہور کے چائے خانوں اور ریسٹورنٹ کا موازنہ کیجیے۔ [10]

۵۔ (ب) کیا نوجوان نسل میں مہمان نوازی کا رواج متروک ہوتا جا رہا ہے؟
اس بارے میں اپنی رائے دیجیے۔ [5]

سوال کا جواب مجموعی طور پر ۱۴۰ الفاظ پر مشتمل اردو میں لکھیے ۔

اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے ۵ مارکس تک دیئے جا سکتے ہیں: [5]

[Total: 20 marks]

StudentBounty.com

BLANK PAGE

StudentBounty.com

BLANK PAGE

StudentBounty.com

StudentBounty.com

BLANK PAGE

Every reasonable effort has been made to trace all copyright holders where the publishers (i.e. UCLES) are aware that third-party material has been reproduced. The publishers would be pleased to hear from anyone whose rights they have unwittingly infringed.

University of Cambridge International Examinations is part of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of